سوال

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ کیا یہ دعائیہ کلمات مثلاً صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور شخص کےلیے اور رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے علاوہ دوسرے لوگوں کےلیے استعمال کرسکتے ہیں؟

جواب

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

علما کی اصطلاح میں صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ، دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کےلیے 'علیہ السلام' کے الفاظ، 'رضی اللہ عنہ' کے الفاظ صحابہ رضی اللہ عنہم کےلیے اور 'رحمہ اللہ' کے الفاظ تابعین، تبع تابعین اور ائمہ سلف صالحین رحمہم اللہ اور کسی بھی زندہ ومردہ مسلمان کےلیے ہیں۔ لہذا عرفی استعمال کے اعتبار سے ان اصطلاحات کا لحاظ رکھنا لازم اور مبنی بر احتیاط ہے۔ اگرچہ ان کی کبھی کبھار مخالفت، خلاف شریعت نہیں ہے۔ فتویٰ کمیٹی کا فتویٰ ہے:

أولاً: الدعاء بـ(صلى الله عليه وسلم) ليس خاصاً بنبينا محمد صلى الله عليه وسلم، بل هو لجميع الأنبياء عليهم الصلاة والسلام.

ثانياً: الدعاء بـ: (رضي الله عنه) اصطلح أهل العلم على جعل هذا الدعاء شعاراً للصحابة رضي الله عنهم، ولو دعا به الإنسان أحيانا لأحد من المسلمين فلا حرج.

ثالثاً: الدعاء بـ: (رحمه الله) و(سلمه الله) دعاء مشروع يدعى به للمسلم الحي والميت وبالله التوفيق، وصلى الله على نبينا محمد وآله وصحبه وسلم" انتہی (فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والإفتاء) (24/160).

پہلی بات تو یہ ہے کہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص نہیں ہیں۔ بلکہ تمام انبیاء کےلیے استعمال کیے جا سکتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ رضی اللہ عنہ کے الفاظ اہل علم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کےلیے خاص کردیے ہیں۔ اور اگر کبھی کبھار کسی اور مسلمان کےلیے بھی استعمال کرلے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ رحمہ اللہ اور سلمہ اللہ کے الفاظ کسی بھی زندہ ومردہ مسلمان کےلیے استعمال ہوسکتے ہیں۔ اللہ کی توفیق کے ساتھ، اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ پر رحمت ہو اور سلامتی ہو۔

امام ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب جلاء الافہام میں اس مسئلہ پر تفصیلی بحث کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اہل علم کا اس بات میں اختلاف ہے کہ علیہ السلام کے الفاظ غیر نبی کےلیے استعمال ہوسکتے ہیں یا نہیں۔ ایک جماعت اس کو مکروہ قرار دیتی ہے جبکہ دوسری جواز کی قائل ہے۔ مانعین نے تقریباً ۱۰ دلائل کا ذکر ہے جبکہ قائلین نے ۱۴ دلائل کا ذکر کیا ہے۔

اسے مکروہ قرار دینے والوں میں ابن عباس، طاوس، عمر بن عبد العزیز، اَبو حنیفہ، مالک، سفیان بن عیینہ، سفیان الثوري رحمہم اللہ اور شوافع کی ایک جماعت شامل ہے۔ جواز کے قائلین میں حسن بصری، مجاہد، مقاتل بن حیان، احمد، اسحاق بن راہویہ، ابو ثور، ابن جریر طبری رحمہم اللہ اور مفسرین کی ایک جماعت ہے۔ (جلاء الافہام: ص۴۶۵۔ ۴۸۲)

ہذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے

حدیث

جلد2 کتاب الصلوۃ